میں پیدا ہوئے اور جامع الصفات باپ کی آغوش علم میں پرورش پائی تمام درسی کتابیں اپنے والد محترم سے پڑھیں اور ۱۷ سال کی عمر میں تحصیل علم سے فارغ ہو کر اپنے آبائی مدرسہ فرنگی محل میں تعلیم و تدریس کے فرائض انجام دینے لگے۔ اپنے والد بزرگوار کے انتقال کے بعد تدریس کے ساتھ ساتھ مدرسہ کی نگرانی اور اسے چلانے کی پوری ذمہ داری بھی انھیں کے کاندھوں پر آپڑی۔ لیکن تاحیات اس مدرسہ سے وابستہ نہ رہ سکے۔ حکام لکھنؤ کے ہاتھوں مجبور ہو کر شاہجہاں فرار ہونے پر مجبور ہو گئے۔ [۹]

شاہجہاں پور میں حافظ الملک نواب رحمت علی (۱۱۲۳-۱۱۸۸ھ/۱۷۰۹-۱۷۷۴ء) [۱۰] نے پرتپاک استقبال کیا اور قلعہ میں ٹھہرایا جہاں بیس سال تک نہایت سکون و اطمینان اور فراغت و خوشحالی کے ساتھ تعلیم و تدریس اور تصنیف و تالیف میں منہمک رہے۔ حافظ الملک کی شہادت کے بعد جب شاہجہاں کی زمین بھی بحرالعلوم پر تنگ ہو گئی تو ریاست رامپور چلے گئے۔ وہاں پوری تندہی کے ساتھ چار یا پانچ سال تدریس کے ساتھ چند کتب مروجہ و متداولہ کی شرحیں لکھیں۔ رامپور کی زمین بھی جب راس نہ آئی تو ضلع بردوان کے مشہور قصبے "بہار" چلے گئے جہاں سے بہار و بنگال کی سرزمین کو طویل مدت تک اپنے نور علم سے منور کرتے رہے۔ بالآخر یہاں کی سرزمین بھی راس نہ آئی اور اپنے چھ سو شاگردوں کے ساتھ مدراس روانہ ہو گئے جب باب الفقر کے پاس پہنچے تو نواب والاجاہ محمد علی خان گوپاموی نے اپنے اعزاء و اقارب اور ارکان ریاست کے ساتھ ان کا ایسا شاندار استقبال کیا جس کی نظیر مشکل ملتی ہے۔ انھوں نے علم اور اہل علم کی قدر دانی کے طور پر بحرالعلوم کی پالکی اپنے کاندھے پر اٹھالی اور محلات ریاست میں سے ایک محل تک لے گئے پھر وہاں بڑی عزت و احترام کے ساتھ آتارا اور شرف قدمبوسی حاصل کی۔

نواب محمد علی نے بحرالعلوم ہی کے لئے ایک خصوصی مدرسہ بنوایا تھا۔ بحرالعلوم کے تبحر علمی کی شہرت نے جلد ہی اس نئے مدرسہ کو مرجع طلاب بنا دیا۔ یہاں آپ نے پورے انہماک کے ساتھ تدریس و تالیف میں مشغول رہے تا آنکہ اس اسلامی ریاست کا خاتمہ ہو گیا۔ آپ کی وفات ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء میں ہوئی [۱۱] بحرالعلوم

۹ؔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو نزہۃ الخواطر ۲۸۲/۷ بحوالہ رسالہ قطبیہ از عبدالاعلیٰ ابن بحرالعلوم عبدالعلی۔

۱۰ؔ حافظ الملک کے حالات زندگی کے لئے ملاحظہ ہو حیات حافظ رحمت خان از سید الطاف علی بریلوی ایجوکیشنل پریس کراچی ۱۹۶۳ء۔

۱۱ؔ یہی تاریخ وفات نزہۃ الخواطر، انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، اور احوال علماء فرنگی محلی از شیخ الطاف الرحمن مطبع مجتبائی لکھنؤ میں ہے۔ اس کی تائید مدراس کے قاضی القضاۃ ارتضا علی خان گوپاموی متوفی ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۳ء کی درج ذیل قطعۂ تاریخ وفات سے ہوتی ہے۔

(باقی اگلے صفحہ پر)

کی مطبوعات و مخطوطات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(ا) مطبوعات:

۱۔ "الارکان الاربعۃ" ارکان اسلام کے مسائل پر مشتمل ہے۔ لکھنؤ میں کم از کم دو بار چھپ چکی ہے۔ ایک بار علوی خان پریس ۱۳۰۹ھ اور دوسری بار یوسفیہ پریس ۱۳۲۸ھ میں۔

۲۔ "فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت"، نو لکشور لکھنؤ ۱۸۷۸ء/۱۲۹۵ھ؛ بولاق پریس مصر ۱۳۲۴ھ (کتاب المستصفی از امام غزالی کے ساتھ دو جلدوں میں)

۳۔ الحاشیہ علی شرح ہدایۃ الحکمۃ"؛ ۱۸۴۶ء؛ سعیدیہ پریس رامپور ۱۳۲۳ھ؛ فخر المطابع لکھنؤ۔

۴۔ "الحاشیہ علی المثناۃ بالتکریر"؛ ۱۸۴۶ء

۵۔ الحاشیۃ علی میر زاہد علی الرسالۃ القطبیۃ"؛ دہلی ۱۸۷۵ء۔

۶ "شرح ضابطۃ التہذیب"؛ مدراس ۱۲۷۳ھ؛ علوی خان پریس لکھنؤ ۱۷۷۵ء

۷۔ "الحاشیۃ علی حاشیۃ میر زاہد ملا جلال"؛ فخر المطابع دہلی ۱۳۳۶ھ

۸۔ "شرح مسلم العلوم"؛ مجتبائی پریس دہلی ۱۸۹۲ء/۱۳۰۹ھ

۹۔ التعلیقات علی شرح السلم"؛ اپنی ہی شرح سلم العلوم پر حواشی لکھے ہیں، ۱۸۹۲ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی

۱۰ "المنہیات"؛ مجتبائی پریس دہلی ۱۳۰۹ھ (شرح سلم العلوم کے ساتھ شائع ہوئی تھی)

(ب) مخطوطات

۱۔ الرسالۃ فی تقسیم الحدیث؛ رامپور بہ ضمن مجموعہ ۲۹۰ (السلوک)

۲۔ شرح اسماء اصحاب بدر؛ آصفیہ بہ ضمن مجموعہ ۵۰

۳۔ الحاشیہ علی حاشیہ میر زاہد علی شرح المواقف؛ بانکی پور ۵۴۸-۵۴۹؛ رامپور ۶۸-۷۰؛ انڈیا آفس ۱۹۵۹-۱۹۶۰

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ)

شیخنا واستاذنا عبد العلی		صار مرتحلا الی دار الجنان

اہتدی عقلی الی تاریخہ		مثلہ باللہ لایأتی الزمان
۱۲۲۵

لیکن صاحب تذکرۂ علماء ہند نے تاریخ وفات ۱۲ رجب ۱۲۳۵ھ دی ہے۔